نظیر اکبر آبادی

(حالاتِ زندگی)

نظیر کا اصل نام ولی محمد ہے۔ آپ ۱۷۳۵ء میں دِلی میں پیدا ہوئے چونکہ عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزارا' اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے۔ اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ ۱۷۵۷ء میں احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ تاہم وہ عربی' فارسی' ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ درباروں سے دور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انھیں لکھنؤ بُلوایا' وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت بھی ٹھکرا دی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معلّم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ آگئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گئے۔

نظیر اکبر آبادی نے میرؔ، سوداؔ' ناسخؔ و آتشؔ اور انشاؔء و جرأتؔ کا زمانہ دیکھا' مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث سب سے الگ رہے۔ اُن کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول' اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جن کا تعلق براہِ راست عوام الناس' بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں مناظرِ فطرت' مذہبی تہوار' سماجی رسوم' میلوں ٹھیلوں' جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جابجا ذکر ملتا ہے۔ انھوں نے اُردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا۔

انھوں نے طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظرِ فطرت' موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ "کلیاتِ نظیر" اُردو ادب میں اہمیت کی حامل ہے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری کے باعث ۱۸۳۰ء میں انتقال کیا۔

انجام

(نظیر اکبر آبادی)

مقاصدِ تدریس

- اُردو شاعری میں صنف ''نظم'' کی ہیت سے آگاہ کرنا۔
- نظم کی ہیئت ''مسدس'' سے متعارف کرانا۔
- اُردو نظم گوئی میں نظیر اکبر آبادی کے اندازِ بیان سے روشناس کروانا۔
- نیچرل شاعری کے نقطۂ آغاز کے بارے میں بتانا۔

الفاظ و تراکیب

بٹ	اجل	تن سوکھا	کبڑی	نقارا
دان	سُکھ	زین دھرو	سرُ دُھنا	کھیپ

بٹ مار اجل کا آپہنچا ٹک اُس کو دیکھ ڈرو بابا
دل ہاتھ اُٹھا اِس جینے سے، بے بس، جی مار مرو بابا
تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب اشک بہاؤ آنکھوں سے اور آہیں سرد بھرو بابا
جب باپ کی خاطر روتے تھے اب اپنی خاطر رو بابا
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا

☆

اب جینے کو تم رخصت دو اور مرنے کو مہمان کرو
یا پوری لڈو بٹواؤ یا خاصہ حلوہ دان کرو
تن سوکھا کُبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
خیرات کرو، احسان کرو، یا پُن کرو یا دان کرو
کچھ لطف نہیں اِس جینے کا اب مرنے کا سامان کرو
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا

☆

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لے جاؤ گے
اور ایسی دولت چھوڑ کے تم جو خالی ہاتھ جاؤ گے
تن سوکھا کُبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور بیٹھ کے سُکھ سے کھاؤ گے
کچھ بات نہیں بن آنے کی، گھبراؤ گے پچھتاؤ گے
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا

☆

یہ عمر جیسے تم سمجھے ہو یہ ہر دم تن کو چنتی ہے
تم گٹھڑی باندھ کپڑے کی اور دیکھ اجل سر دُھنتی ہے
تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
جس لکڑی کے بل بیٹھے ہو دن رات وہ لکڑی گُھنتی ہے
اب موت کفن کے کپڑے کا یاں تانا بانا بُنتی ہے
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا

☆

بیوپار تو یاں کا بہت کیا اب واں کا بھی کچھ سودا لو
اُس راہ میں جو کچھ کھاتے ہیں، اُس کھانے کو بھی منگوالو
تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
جو کھیپ اُدھر کو چڑھتی ہے اِس کھیپ کو یاں سے لدوالو
سب ساتھی پہنچے منزل پر اب تم بھی اپنا رستہ لو
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا

(کلیاتِ نظیرؔ)

مشق

۱) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر اشک بہانے کا مشورہ کیوں دیتے ہیں؟
ب) ''چلنے کی فکر کرو'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
ج) چوتھے بند میں شاعر نے عمر کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟
د) اب اپنی خاطر رونے سے کیا مراد ہے؟
ہ) گھوڑے پر زین دھرنے سے کیا مراد ہے؟
و) ''مرنے کو مہمان کرو'' کا کیا مطلب ہے؟
ز) بقول شاعر اچھے عمل کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۲) نظم ''انجام'' کے اشعار کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں۔

الف) نظم ''انجام'' کا شاعر ہے۔
(i) اکبرالٰہ آبادی (ii) نظیر اکبرآبادی
(iii) حفیظ جالندھری (iv) میر انیس

ب) نظم ''انجام'' ہیت میں لکھی گئی ہے۔
(i) مسدس (ii) مخمس
(iii) رباعی (iv) مثنوی

ج) مسدس کے ہر بند کے آخر میں جو شعر بار بار دہرایا جائے اُسے کہتے ہیں:
(i) مقطع (ii) مطلع
(iii) ٹیپ کا شعر (iv) تلمیح

۳) نظم ''انجام'' کے مطابق ذیل اشعار مکمل کریں

الف) تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا

....

ب) اور ایسی دولت چھوڑ تم جو خالی ہاتھ جاؤ گے

....

ج) ....

کچھ لطف نہیں اس جینے کا اب مرنے کا سامان کرو

د) ....

کچھ بات نہیں بن آنے کی گھبراؤ گے پچھتاؤ گے

ہ) اُس راہ میں جو کچھ کھاتے تھے اُس کھانے کو بھی منگوالو

....

۴) تیسرے بند کی تشریح کریں۔

۵) نظم ''انجام'' پڑھنے سے آپ کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟

۶) نظم ''انجام'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۷) نظم ''انجام'' میں جن صفتوں کا استعمال ہوا ہے۔ ان کی نشاندہی کریں۔

۸) نظیر اکبر آبادی کے ''اسلوبِ سخن'' کی خوبیوں کا جائزہ اُن کی نظمیہ کلام کی روشنی میں لیں۔

نظم:...... نظم ایک موضوع پر مربوط خیالات کا ایک مترنم اظہار ہے۔ جس میں خاص انداز یا ہیت کی پابندی ضروری نہیں۔ اِس کے ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ اس کا ہر شعر دوسرے شعر سے زنجیر کی کڑی کی طرح مربوط ہوتا ہے۔ نظم میں میدان بھی وسیع ہوتا ہے۔ اور فنی لوازمات کی قید بھی کم ہوتی ہے۔ ردیف کے مشکل التزام سے بھی شاعر آزاد ہوتا ہے۔

مسدس:...... وہ نظم جس کا ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہو۔

ٹیپ کا مصرع:...... کسی بھی ہیئت میں لکھی گئی نظم کے ہر بند کے آخر میں مسلسل دہرایا جانے والا مصرعہ یا شعر ٹیپ کا مصرع یا شعر کہلاتا ہے۔

سرگرمیاں

۱) طلبہ کے درمیان کسی بھی علمی موضوع پر مباحثہ/ مذاکرہ کروائیں اور اُستاد اُنھیں اُن کے آداب بھی بتائیں۔
۲) کلیاتِ نظیر سے طلبہ کو دیگر نظمیں سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) اساتذہ کرام طلبہ کو نظم کی ہیت اور اقسام کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
۲) اُردو ادب میں نظم گوئی کی روایت سے آگاہ کریں۔
۳) نظیر اکبر آبادی کے ''اسلوبِ سخن'' کی خوبیوں پر سیر حاصل لیکچر دیں۔